Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی گھر میں
تفسیر صغیر
موجود ہونی چاہیے

• جلسہ سالانہ پر اعلان کردہ وظائف "ادائیگی حقوق طلباء" ہیں۔
• ہر احمدی بچہ جو کسی بھی جماعت کا امتحان دے مجھے ضرور خط لکھے۔
• آئندہ دس برس میں ہر فرد اپنی عمر کے مطابق قرآن سیکھے۔
• آئندہ دس سال میں کوئی بچہ میٹرک اور بچی مڈل سے پہلے سکول نہ چھوڑے

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طلباء کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے خصوصی انعامات

پرائمری اور مڈل میں پہلی تین سو، میٹرک اور بی۔ اے میں پہلی دو سو اور ایف۔ اے میڈیکل انجنیئرنگ وغیرہ میں پہلی بیس پوزیشن حاصل کرنے والوں کو حضور اپنے دستخطوں سے کتب انعام دیں گے

جماعت کے سارے بچے اگر میٹرک پاس ہو جائیں تو آپ کی دنیا میں انقلاب عظیم پیدا ہو جائیگا

اکسٹھویں مجلس مشاورت کے آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے کا جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارے میں تاریخی خطاب

مجلس مشاورت کی تفصیلی روداد۔ آخری اجلاس ۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء۔ قسط نمبر ۷

تعلیمی سب کمیٹی کی رپورٹ کے بارہ میں احباب کا مشورہ حاصل کرنے کے بعد حضور نے فرمایا جہاں تک تفصیل کا سوال ہے حکومت سے معلوم کیا جائے کہ وہ کس حد تک اس قسم کے پروگرام پر عمل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ رپورٹ چند سال پہلے مرتب کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس کے بعد ہم بہت آگے نکل چکے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر میں نے تعلیمی وظائف کا اعلان کیا تھا۔ ان وظائف کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو گئی۔ اور خیال کر لیا گیا کہ یہ انعامی وظائف ہیں۔ حالانکہ میں نے انعامی وظائف کا اعلان نہیں کیا۔ ان وظائف کو "ادائیگی حقوق طلباء" کا نام دیا جا سکتا ہے یعنی طلباء کے حقوق میں جو کمی رہ جائے گی جماعت اسے پورا کرے گی۔

حضور نے فرمایا میں نے انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے لئے کچھ اعلانات کئے تھے ان اعلانات کا خلاصہ یہ ہے کہ آئندہ دس برس کے اندر جماعت کا ہر فرد اپنی عمر کے مطابق قرآن کریم کی تعلیم سیکھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے یہ کام شروع کر دیا ہے اور اس کی رپورٹ مجھے پہنچ چکی ہے۔ ان کو تمر آور کوشش کرنی چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ یہ عزم اور ارادہ کہ دس سال کے اندر ہر فرد جماعت کا قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر چکا ہو پورا ہو جائے ہمارے لئے بنیادی چیز قرآن کریم ہے۔ ہر احمدی (مرد ہو یا عورت) کو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے اور اس کے لئے عربی زبان کا جاننا ضروری ہے۔ اس لئے قرآن کریم ناظرہ جان لینے کے بعد اس کا ترجمہ آنا چاہیئے۔ پھر کچھ تفسیر آنی چاہیئے۔ ہر سال تفسیر سیکھنے میں تھوڑی بہت ترقی ہونی چاہیئے۔ انسان اپنی زندگی میں تھوڑی بہت تفسیر سیکھتا رہے یہاں تک کہ موت آجائے۔ خدا کرے کہ ہر احمدی کو ساری عمر قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ خدام الاحمدیہ کی رپورٹ اچھی ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اس کام کو احسن انجام تک پہنچانے کی توفیق عطا کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ میں نے کراچی کے قیام کے دوران آخری خطبہ جمعہ میں یہ بات بیان کی تھی کہ ہر گھر میں تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ ہر احمدی بیک وقت تفسیر صغیر کی (باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون ۴۴۹
ٹیلیگرافک نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم ہفتہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۲۵ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۱۲ شہادت ۱۳۵۹ ہش ۱۲ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۸۳

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۰ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو ضعف ہے اور بیماری پوری طرح گئی نہیں۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم و رحمان خدائے عزّ و جل قادر مطلق ہمارے پیارے آقا امام ہمام ایدہ اللہ کو کامل شفایابی بخشے۔ اور غلبہ اسلام کی عالمگیر مہم میں ان کے منصوبوں میں آسمانی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت اللہ تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

۳۰ اپریل/شہادت یاد رکھیں

۳۰ اپریل/شہادت کو جماعتوں کے بجٹ ختم ہو رہے ہیں۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ اس عرصہ میں دعائیں کرتے ہوئے چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرماویں اور مخلصین جماعت سے گزارش ہے کہ از راہ کرم ۳۰ شہادت/اپریل سے قبل چندہ عام۔ حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کے بقایا جات ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد ربوہ

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: ... الفضل ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱؍شہادت ۱۳۵۹ ہش
۲۵؍جمادی الاول ۱۴۰۰ھ

قبولیتِ دُعا کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے متعدد خصوصیات عطا ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک قبولیتِ دعا اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات پر غیر متزلزل ایمان ہے۔ دعاؤں کی قبولیت خدا تعالیٰ کے وجود کی قطعی دلیل فراہم کرتی ہے اس کے نتیجہ میں انسان کا خدا تعالیٰ سے رابطہ قائم ہو کر اس کی ہستی اور اس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں پر کامل انشراح صدر پیدا ہوتا ہے لیکن صرف دعا کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرنا ہی کافی نہیں بلکہ دعا کی پوری فلاسفی کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر انسان قبولیت دعا کی معراج کو نہیں پا سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں جو مختلف ذرائع قرب خداوندی کے بتائے ہیں ان میں سے ایک اہم ذریعہ یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک جوالا مکھی دل میں دہکایا جائے اور ایک ایسی آگ فروزاں کی جائے جو کہ اپنی حدت میں ہر آن پہلے سے بڑھتی چلی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؁"

(آل عمران - آیت ۳۲)

ترجمہ: (اے رسولؐ) تو کہہ دے اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

چونکہ اتباع خالص محبت کے بغیر ممکن نہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک لازمی تقاضا آپؐ پر درود بھیجنا ہے۔ آپؐ پر درود بھیجنے کے ساتھ جو عظیم برکات وابستہ ہیں ان میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ اس سے قبولیتِ دعا کا خلعت حاصل ہوتا ہے۔ جتنا کوئی شخص حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجتا چلا جائے گا اسی قدر وہ زیادہ قبولیتِ دعا کا انعام حاصل کرتا چلا جائے گا۔ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں غرق ہو کر وہ باری تعالیٰ کی محبت کو کھینچے گا اور یوں خدا تعالیٰ اس شخص پر مہربان ہو کر اپنی رضا سے اسے نوازے گا۔ دین و دنیا میں اس شخص کی حاجات پوری ہوں گی۔ درود شریف میں موجود یہ برکات کتنی ارفع اور اعلیٰ ہیں اس کے بارے میں خلیفۃ الرسولؐ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

"اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔"

(ترمذی، مشکوٰۃ، ابوداؤد و نسائی)

ترجمہ: دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں چڑھتی یہاں تک کہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے یعنی درود بھیجنے سے درمیانی روک دور ہو جاتی ہے اور دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پاتی ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ:۔

"ایک دن میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریمؐ وہاں موجود تھے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔ پس جب میں بیٹھا تو میں نے اپنی دعا اللہ تعالیٰ کی ثنا سے شروع کی پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر میں نے اپنے لئے دعا کی اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے مانگ تجھے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے مانگ تجھے دیا جائے گا یعنی تیری دعا قبول ہوگی۔"

(ترمذی۔ مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ)

قبولیت دعا کا لذیذ اور شیریں پھل درود شریف ہی کے ذریعہ سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب وہی ہو سکتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آگ میں خود کو بھسم کر ڈالے اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"محبوب الٰہی مستقیم ہی ہوتا ہے۔ زیغ رکھنے والا کبھی محبوب نہیں بن سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا تا کہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔ .... درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ قبولیتِ دعا کے تین ہی ذریعے ہیں۔ اوّل اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ۔ دوم۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ سوم۔ موہبت الٰہی۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۱۴-۱۵ - ۱۸؍جنوری ۱۸۹۹ء)

قبولیت دعا کے لئے درود شریف کا پڑھنا عام عقلی نقطۂ نظر سے بھی درست ثابت ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہے کیونکہ عام دنیا میں اگر ہم کسی سے کوئی چیز مانگیں تو اسے اس کے پیاروں کا واسطہ دیا جاتا ہے۔ اس کے عزیزوں اور محبوب اشیاء کی تعریف کی جاتی ہے۔ پھر ہم خدا تعالیٰ کو اس کے عزیز ترین بندے کا واسطہ کیوں نہ دیں جس کی خاطر اس نے زمین و آسمان پیدا کئے جس کا وجود اگر نہ ہوتا تو ہمارا اور آپ کا وجود بھی نہ ہوتا بلکہ کائنات ہی معرض وجود میں نہ آتی۔ اس عقلی دلیل کو سیدنا حضرت مصلح موعود میرزا بشیر الدین محمود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مخصوص سادہ اور عام فہم انداز میں یوں بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص درود شریف کثرت سے پڑھتا ہے اس کی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔ دنیا میں یہ طریق ہے کہ اگر کسی سے کچھ کام کرانا ہو تو اس کی پیاری چیز سے پیار کیا جاتا ہے۔ کسی عورت سے اگر کوئی کام کرانا ہو تو اس کے بچے سے محبت کرو پھر دیکھو وہ کیسی مہربان ہوتی ہے۔ فقیر بھی جب خیرات لینے کے لئے دروازہ پر جاتا ہے تو یہ صدا کرتا ہے۔ "مائی تیرے بچے جئیں!" کیونکہ فقیر بھی جانتے ہیں کہ اس صدا کا ماں پر بہت اثر ہوتا ہے۔ جب ماں یہ آواز سنتی ہے تو دوڑی آتی ہے اور فقیر کو خیرات دیتی ہے دیکھو اس آواز کے سنتے ہی جو اس کے پیارے بچے کے لئے ایک دعا ہوتی ہے تو کس طرح دوڑی آتی ہے۔ اسی طرح درود پڑھنے والے شخص کے متعلق جب خدا دیکھتا ہے کہ اس نے اس کے پیارے کے لئے دعا کی ہے تو کہتا ہے کہ تو نے میرے پیارے کے لئے دعا کی ہے۔ آ میں تیری دعا بھی قبول کرتا ہوں۔"

(الفضل قادیان - ۱۱؍دسمبر ۱۹۲۵ء)

○

تلاشِ گمشدہ

میرا لڑکا منصور احمد عمر تقریباً ۱۷-۱۸ سال قریباً ایک سال سے کراچی میں کام کر رہا تھا ۳ ماہ سے اس کے بارہ میں کوئی اطلاع نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔ خاکسار کا بڑا لڑکا محمود احمد مربی کنری بھی کراچی سے اس کے بارہ میں پتہ کر کے آیا ہے لیکن اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ اگر کسی دوست کو اس کے بارے میں کچھ علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً اطلاع دیں۔ گھر میں بہت پریشانی ہے۔

(چوہدری نذر محمد جماعت احمدیہ اور رحمان P.O خاص ضلع سرگودھا)

○

ہر احمدی گھرانہ میں الفضل پہنچنا اور اس کا مطالعہ ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(مرتبہ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید شاہد فاضل مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب صحابی تھے جن کو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دنیا میں جنت کی بشارت سنائی۔ آپ ہی وہ عظیم الشان شخص تھے جنہیں اللہ تعالےٰ کے حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کا دوسرا خلیفہ بننے کا شرف حاصل ہے۔ آپؓ ہی وہ بہادر انسان تھے جنہیں قیصر و کسریٰ کی پُر شوکت سلطنت اور قیصر کی باجبروت بادشاہت کو ملیامیٹ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہی وہ تاریخِ عالم کو بدل دینے والا سپہ سالار تھا جس نے شہنشاہوں کے تاج ہاتھ بڑھا کر ان کے مغرور سروں سے کھینچ لئے اور اپنے پاؤں کے نیچے مسل کر پھینک دیئے۔ تمام دنیا کی طاقتیں اور شوکتیں دنیا بھر کے لشکر اور فوجیں سرزمینِ ایران و روم کی حشمتیں اور دولتیں، ارضِ مصر اور وادیٔ نیل کی تہذیبیں اور شائستگیاں اس کے آگے ناچیز اور ہیچ ہو کر رہ گئیں۔ آپ کے رعب و داب سے ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا انسان ویسے ہی کانپتا رہتا تھا جیسا کہ دارالخلافہ میں مقیم شخص آپ کے احتساب سے خوفزدہ رہتا تھا۔ آپؓ ہی وہ عظیم فاتح تھے جن کے عہدِ خلافت میں ایک ہزار چھتیس شہر فتح ہوئے۔

آپؓ کا نام عمر، کنیت ابو حفص اور لقب فاروق تھا۔ آپؓ ۵۸۲ء میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام خطّاب تھا جو نفیل بن عبدالعزیٰ کے بیٹے تھے۔ والدہ کا نام حنتمہ تھا جو ہشام بن مغیرہ کی لڑکی تھیں اور عدی بن کعب قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں۔ شجرۂ نسب آٹھویں پشت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ آپؓ کے والد خطّاب مکہ کے معزز اشخاص میں شمار ہوتا ہے۔

ابتدائی ایام میں حضرت عمر فاروقؓ عرب کے عام دستور کے مطابق اونٹ چراتے رہے۔ جوانی کے ایام بڑی آزادی اور بے فکری میں گزارے۔ پہلوانی اور کُشتی کے فن میں یکتا تھے۔ عکاظ کے مشہور میلے میں بڑے بڑے دعویدارانِ طاقت و زور کو نیچا دکھاتے رہے۔ بڑے ہو کر تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔

۶۰۹ء میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق نبوت کا اعلان کیا اور آپؐ نے تمام بت پرست دُنیا کو توحید کی دعوت دی تو پرستارانِ اصنام میں زبردست کھلبلی پڑ گئی اور ان کے اپنے مصنوعی خداؤں کی خدائی جاتی نظر آئی تو ان سب نے متفق و متحد ہو کر اپنے منہ کی پھونکوں سے آفتابِ رسالت اور چراغِ ہدایت کو گُل کرنا چاہا اور متفقہ طور پر آپؐ کو اور آپؐ کے چند عاجز اور بے کس ساتھیوں کو تکالیف دینی شروع کیں۔ ان تکلیف پہنچانے والوں میں عمر فاروقؓ بھی شامل تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ کے خاندان کی ایک لونڈی لبینہؓ مسلمان ہو گئی تو عمرؓ اس کو لکڑیوں سے اتنا مارتے کہ معصومہ لہولہان ہو جاتی اور آپ مارتے مارتے تھک جاتے تو ذرا دیر کے لئے رک جاتے تھے اور کہتے تھے۔ "یہ مت سمجھو کہ میں نے رحم کر کے تجھے چھوڑ دیا ہے بلکہ تھک گیا ہوں، ذرا دم لے لوں تو پھر مارنا شروع کر دوں گا۔"

حضرت عمر فاروقؓ کے ایمان لانے کا واقعہ

کفارِ مکہ نے جب دیکھا کہ یہ تکالیف پہنچانے کے باوجود اسلام پھیلتا جارہا ہے تو انہوں نے خانہ کعبہ میں ایک مجلس قائم کی۔ اس مجلس میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے۔ انہوں نے کہا بھائیو! فکر کیوں کرتے ہو! اور اندیشہ کی کیا بات ہے۔ میں ابھی جا کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کئے دیتا ہوں تاکہ یہ قصہ ہی پاک ہو جائے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ ابوجہل عمرو بن ہشام جو عمرؓ کے ماموں تھے اس موقعہ پر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے شاباش بیٹے شاباش! مجھے تیری شہ زوری اور بہادری سے ایسے ہی شاندار کارنامے کی توقع تھی۔ اگر تُو نے یہ کام کر لیا تو ہم لوگ تجھے سو اونٹ اور چالیس ہزار درہم بطور انعام دیں گے۔ عمرؓ نے تلوار اٹھائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں چل پڑے۔ راستے میں ان کا کوئی دوست ملا اور حضرت عمرؓ کو اس حالت میں دیکھ کر کچھ حیران سا ہوا اور کہا عمر اس وقت کہاں جا رہے ہو۔ عمرؓ نے جواب دیا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اُس نے کہا کیا تُم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قبیلہ سے محفوظ رہ سکو گے؟ اور ذرا اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن اور تمہارا بہنوئی بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ خبر حضرت عمرؓ کے سر پر بجلی بن کر گری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کی بجائے پہلے اپنی بہن کے گھر کی طرف چل پڑے۔

جب دروازہ پر پہنچے تو انہیں اندر سے خوش الحانی سے کلام اللہ پڑھنے کی آوازیں آئیں۔ یہ پڑھنے والے خبابؓ تھے جو ان کی بہن اور بہنوئی کو قرآن مجید سکھا رہے تھے۔ عمرؓ تیزی سے گھر میں داخل ہوئے۔ ان کے قدموں کی آہٹ سن کر خبابؓ تو کسی کونہ میں چھپ گئے اور ان کی بہن جن کا نام فاطمہ تھا نے قرآن کریم کے وہ اوراق جو اس وقت پڑھے جا رہے تھے چھپا دیئے۔ حضرت عمرؓ کمرہ میں داخل ہوئے اور غصہ سے پوچھا۔ میں نے سنا ہے کہ تم اپنے دین سے پھر گئے ہو اور یہ کہہ کر اپنے بہنوئی پر جو ان کے چچازاد بھائی بھی تھے حملہ آور ہوئے تو اُن کی بہن دوڑ کر اپنے خاوند کے آگے کھڑی ہو گئیں۔ حضرت عمرؓ ہاتھ اٹھا چکے تھے جو طاقت اور زور سے اپنے بہنوئی کی بجائے اپنی بہن کے چہرہ پر لگا اور ان کی بہن کے ناک سے خون کے تراڑے بہنے لگے۔ ان کی بہن فاطمہ نے دلیری سے کہا عمر! یہ سچ ہے کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور یاد رکھئے کہ ہم اس دین کو نہیں چھوڑ سکتے۔ آپ سے جو ہو سکتا ہے کر لیں۔ عمرؓ ایک بہادر آدمی تھے۔ ظلم نے ان کی بہادری کو مٹا نہیں دیا تھا ایک عورت اور پھر اپنی بہن کو اپنے ہی ہاتھ سے زخمی دیکھا تو شرمندگی اور ندامت سے گھڑوں پانی پڑ گیا۔ بہن کے چہرہ سے خون بہہ رہا تھا اور عمرؓ کے دل سے اب ان کا غصہ دُور ہو چکا تھا اپنی بہن سے معافی مانگنے کی خواہش زور پکڑ رہی تھی۔ اور تو کوئی بہانہ نہ سوجھا بہن سے بولے اچھا! لاؤ مجھے وہ کلام تو سنا دو جو تم لوگ ابھی پڑھ رہے تھے۔ فاطمہؓ نے کہا میں نہیں دکھاؤں گی کیونکہ آپ ان اوراق کو ضائع کر دیں گے۔ عمرؓ نے کہا نہیں میں ایسا نہیں کروں گا۔ فاطمہ نے کہا آپ نجس ہیں پہلے غسل کریں پھر دکھاؤں گی۔ آپ غسل پر راضی ہو گئے جب غسل کر کے واپس آئے تو فاطمہ نے ان کے ہاتھ میں قرآن کریم کے وہ اوراق دے دیئے۔ یہ قرآن کریم کے اوراق سورۃ طٰہٰ کی کچھ آیات تھیں۔ جب وہ اسے پڑھتے ہوئے اس آیت پر پہنچے

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ
اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۔ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
لِذِکْرِیْ ۝ اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ
اَکَادُ اُخْفِیْھَا لِتُجْزٰی
کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰی
(سورۃ طٰہٰ ع۱)

تو بے اختیار ان کے منہ سے نکل گیا۔ یہ کیسا عجیب اور پاک کلام ہے۔ خبابؓ نے جب یہ الفاظ سنے تو وہ اس جگہ سے جہاں چھپے ہوئے تھے باہر نکل آئے اور کہا یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی دعا کا نتیجہ ہے۔ خدا کی قسم! میں نے کل ہی آپؐ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا تھا کہ الٰہی عمر ابن الخطاب یا عمر ابن ہشام میں سے کسی ایک کو اسلام کی طرف ضرور ہدایت بخش۔ عمرؓ کھڑے ہو گئے اور کہا مجھے بتاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔ جب آپ کو بتایا گیا کہ آپؐ دارارقم میں رہتے ہیں تو آپ اسی طرح ننگی تلوار لئے ہوئے وہاں پہنچے اور دروازہ پر دستک دی۔ صحابہؓ نے دروازہ کی دراڑوں میں سے دیکھا اور گھبرائے کہ کہیں عمرؓ گڑبڑ نہ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو۔ عمرؓ اسی طرح تلوار لئے اندر داخل ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور فرمایا عمر! کس ارادہ سے آئے ہو؟ عمرؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ مسلمان ہونے آیا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر بلند آواز میں اللّٰہ اکبر کہا۔ صحابہؓ نے بھی یہی الفاظ دہرائے۔ یہاں تک کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا اب ہم خانہ کعبہ میں نماز پڑھیں گے چنانچہ سب صحابہؓ جو دارارقم میں موجود تھے باہر نکلے۔ عمرؓ سب سے آگے تھے۔ جب چالیس آدمیوں کا یہ قافلہ حرمِ کعبہ کے قریب پہنچا اور ابوجہل نے ان کو دُور سے دیکھا تو خوشی سے چلایا۔ "دیکھو میرا بھانجا سب مسلمانوں کو گرفتار کر کے لا رہا ہے"۔ لیکن قریب پہنچ کر حضرت عمرؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور فرمایا "میں مسلمان ہو گیا ہوں اور اپنے رہنما اور اپنے بھائیوں کے ساتھ کعبہ میں نماز پڑھنے آیا ہوں۔ جسے اپنے بچوں کو یتیم اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی بیوی کو بیوہ کرانا منظور ہو وہ میرے مقابلہ پر آئے"۔

مسلمان ہونے کے بعد حضرت عمر فاروقؓ سے بھی وہی سختی کا برتاؤ اور سلوک ہونا شروع ہوگیا جو پہلے صحابہ کرامؓ سے ہوتا تھا۔ مگر وہی عمرؓ جو پہلے مارنے اور قتل کرنے میں مزہ اٹھایا کرتے تھے اب مار کھانے اور پیٹے جانے میں لذت حاصل کرنے لگے۔ چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ کا اپنا بیان ہے کہ ایمان لانے کے بعد میں مکہ کی گلیوں میں ماریں ہی کھاتا رہتا تھا۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت آپ کی غیرت اور شجاعت نے یہ گوارا نہ کیا کہ روانگی کے وقت چپکے سے مکہ سے چلے جائیں بلکہ آپ نے روانگی کے وقت حرم کعبہ میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ "میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ سے جا رہا ہوں جس ماں کے لال میں ہمت ہے وہ آئے اور ہمیں روک لے"۔

حضرت عمر فاروقؓ ان عاشقانِ رسول اور فدایانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور مرنے کے بعد آپ کے پہلو میں جگہ پائی۔ آپ مدینہ میں ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہتے اور ہر اس جنگ اور غزوہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شمولیت کی ان سب میں شامل رہے اور بہادری اور شجاعت کے جوہر دکھائے۔

آنحضرت صلعم کی وفات پر عمرؓ کی حالت

آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنی محبت اور الفت تھی کہ جب ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ کو ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بمطابق ۳ جون ۶۳۲ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے جوارِ رحمت میں بلایا تو اس وقت مسلمانوں کی حالت مارے غم کے دیوانوں کی سی ہوگئی۔ حضرت عمرؓ اس وقت مسجد نبوی میں موجود تھے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے صدمہ کو سن کر برداشت نہ کر سکے اور انہوں نے نیام سے تلوار نکال لی اور کہا خدا کی قسم! جو شخص یہ کہے گا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں میں اس کا سر اڑا دوں گا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اس وقت تھوڑی دیر کے لئے کسی کام کے لئے مکہ سے باہر گئے ہوئے تھے۔ لوگوں نے دوڑ کر صورتِ حال سے اطلاع دی تو آپؓ بھی مسجد میں تشریف لے آئے اور کسی سے بات کئے بغیر سیدھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چلے گئے۔ اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہاں! آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ آپؐ کے منہ پر سے کپڑا اٹھایا۔ آپؐ کے ماتھے کو بوسہ دیا اور محبت کے بہتے ہوئے آنسو آپ کی آنکھوں سے گرے اور آپؓ نے فرمایا خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں وارد نہیں کرے گا۔ اس کے بعد آپ سیدھے مسجد میں صفوں کو چیرتے ہوئے خاموشی کے ساتھ منبر کی طرف بڑھے اور جب منبر پر کھڑے ہوئے تو حضرت عمرؓ بھی تلوار کھینچ کر آپ کے پاس کھڑے ہوگئے۔ اس نیت سے کہ اگر ابوبکرؓ نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں تو میں ان کو قتل کر دوں گا۔ جب آپؓ بولنے لگے تو حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا کھینچا اور آپؓ کو خاموش کرنا چاہا مگر آپ نے کپڑے کو جھٹک کر ان کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور پھر قرآن شریف کی آیت پڑھی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

(آل عمران ع ۱۵)

یعنی اے لوگو! محمد رسول اللہ صرف اللہ تعالیٰ کے ایک رسول تھے۔ آپؐ سے پہلے اور بہت سے رسول گزرے ہیں اور سب کے سب فوت ہو چکے ہیں کیا اگر وہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم لوگ اپنے دین کو چھوڑ کر پھر جاؤ گے؟ دین خدا کا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو نہیں۔ اس آیت کے پڑھنے کے بعد فرمایا اے لوگو! مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ۔ جو تم سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ اس پر کبھی موت وارد نہیں ہوسکتی۔ وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ اور جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو اس کو میں بتا دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ جس وقت ابوبکر نے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ الآیۃ پڑھنی شروع کی تو میرے ہوش درست ہونے شروع ہوئے۔ اس آیت کے ختم کرنے تک میری روحانی آنکھیں کھل گئیں اور میں سمجھ گیا کہ واقعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تھے تب میرے گھٹنے کانپ گئے اور میں نڈھال ہو کر زمین پر گر گیا۔ یہ حالت صرف حضرت عمرؓ کی ہی نہیں تھی بلکہ سارے صحابہؓ کی یہی حالت تھی۔ حضرت حسان بن ثابت جو مدینہ کے ایک بہت بڑے شاعر تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ شعر پڑھا

كنت السواد لناظري
فعمي عليك الناظر
من شاء بعدك فليمت
فعليك كنت أحاذر

(السیرۃ النبویہ برحاشیہ السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۲ - ۳۸۳)

اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو تو میری آنکھوں کی پتلی تھا۔ آج تیرے مرنے سے میری آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ اب تیرے مرنے کے بعد کوئی مرے میرا باپ مرے، میرا بھائی مرے۔ میرا بیٹا مرے، میری بیوی مرے، مجھے ان میں سے کسی کی موت کی پرواہ نہیں، میں تو تیری موت سے ڈرا کرتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خدائی منشا اور اس کی تائید و نصرت کے ساتھ آپؐ کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے حضرت عمر فاروق وہ پہلے مرد جلیل تھے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی اور ان کی وفات تک اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہے اور ان کو اہم معاملات میں مشورے دیتے رہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ یعنی جانشین مقرر ہوئے۔ بہتر ہوگا کہ اس عظیم بطلِ جلیل کے انتخاب کی روئیداد "تاریخِ اسلامی کی نظر میں" ہدیۂ قارئین کی جائے تاکہ تاریخ کی ورق گردانی سے مومنین کے دل تازہ ہو جائیں کہ عاشقان اور فدایانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کس قسم کے غیر معمولی انسان تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ کا انتخاب

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات سے قبل آپؓ کو سب سے بڑا فکر مسلمانوں کے مستقبل کا تھا۔ آپؓ نے صحابہؓ سے مشورہ لیا کہ میں اپنے بعد کس کو خلیفہ مقرر کروں؟ کیونکہ آپ کی نظروں کے سامنے پچھلے واقعات ایک ایک کر کے گزر رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان خلافت پر جھگڑا برپا ہوگیا تھا۔ آپؓ نے تمام واقعات کا بغور جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ مسلمانوں کو آئندہ اختلافات سے بچانے کی یہی ایک صورت ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی آئندہ ہونے والے خلیفہ کا تقرر کر جائیں اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا تھا۔ آپؐ کسی کو خلیفہ مقرر کئے بغیر وفات پا گئے تھے لیکن اس میں بھی ایک حکمت مضمر تھی یعنی لوگ یہ خیال نہ کرنے لگ جائیں کہ اس شخص کو چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خلیفہ مقرر کیا ہے اس لئے یہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے احکام حاصل کرتا ہے اور اس طرح اس کی حیثیت اصل میں خلیفۃ اللہ کی سی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مناسب سمجھا کہ اہل الرائے اصحاب سے اس معاملہ کے متعلق مشورہ لے لیا جائے اور ان کی رضامندی سے آئندہ ہونے والے خلیفہ کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ آپ کے خیال میں صرف حضرت عمر بن خطاب کی ذات ایسی تھی جو صحیح معنوں میں ان کی جانشینی کے فرائض انجام دے سکتی تھی۔ لیکن آپ کو خطرہ تھا کہ مشورہ لئے بغیر عمرؓ کی نامزدگی لوگوں پر گراں گزرے گی اور مسلمان اس انتخاب کو اچھی نظروں سے نہ دیکھیں گے۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد میں لکھا ہے کہ "سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو بلایا اور ان سے پوچھا "عمر بن خطاب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟" عبدالرحمٰنؓ نے جواب دیا "جس امر کے متعلق آپ مجھ سے دریافت کر رہے ہیں خود اسے بہتر سمجھتے ہیں" ابوبکرؓ نے فرمایا "پھر بھی" عبدالرحمٰن نے جواب دیا "اے خلیفۂ رسول اللہ! واللہ عمر بہترین شخص ہیں لیکن ان کے مزاج میں سختی ہے" حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا "ان کی سختی اس لئے تھی کہ میں نرم تھا، جب کام ان پر پڑے گا تو وہ خود نرم ہو جائیں گے" پھر آپؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے بعد حضرت عثمان بن عفانؓ کو بلایا اور حضرت عمرؓ کے بارے میں پوچھا تو حضرت عثمانؓ نے جواب دیا "عمر کے بارے میں اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ عمرؓ کا باطن ظاہر سے اچھا ہے اور پھر وہ علم و فضل کے لحاظ سے ہم سے یکتا ہیں" پھر اس کتاب کی اگلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبارت میں لکھا ہے کہ ان حضرات کے علاوہ آپؓ نے سعیدؓ بن زید، اُسیدؓ بن حضیر اور دیگر مہاجرین و انصار سے بھی حضرت عمرؓ سے متعلق گفتگو کی۔ بعض صحابہؓ نے جب یہ سنا کہ حضرت ابوبکرؓ آئندہ ہونے والے خلیفہ کے بارے میں لوگوں سے مشورہ لے رہے ہیں اور اپنے بعد عمرؓ کو خلیفہ نامزد کرنا چاہتے ہیں تو انہیں فکر لاحق ہوا کیونکہ عمر کی سختی ضرب المثل تھی۔ چنانچہ ان لوگوں کا ایک وفد جن کی قیادت حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ کر رہے تھے حضرت ابوبکرؓ سے اجازت لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ "ہم نے سنا ہے کہ آپ حضرت عمر بن خطاب کو اپنا جانشین مقرر کر رہے ہیں۔ اگر یہ بات ٹھیک ہے تو جب اللہ آپ سے عمر کے خلیفہ بنانے کے بارے میں باز پرس کرے گا تو آپ کیا جواب دیں گے؟ آپ کی موجودگی میں تو وہ لوگوں سے جس طرح پیش آتے ہیں اس کا حال آپ پر عیاں ہے مگر آپ کے بعد تو ان کے ظلم و ستم کی کوئی حد نہ ہوگی"۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا "میں خدا سے کہوں گا کہ میں نے تیرے بندوں پر اس شخص کو افسر مقرر کیا ہے جو تیرے بندوں میں سب سے زیادہ اچھا تھا۔ یہ کہہ کر آپؓ نے حضرت عثمانؓ کو بلایا اور فرمایا جو کچھ میں تمہیں بتاؤں اُسے لکھ لو۔ اس کے بعد یہ عبارت لکھوائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هذا ما عهد ابو بكر ابن ابي قحافة في آخر عهده بالدنيا خارجاً منها وعند اول عهده بالآخرة داخلاً فيها حيث يؤمن الكافر ويوقن الفاجر ويصدق الكاذب اني استخلفت عليكم بعدي عمر بن الخطاب فاسمعوا له واطيعوا واني لم آل الله ورسوله ودينه ونفسي واياكم خيراً فان عدل فذالك ظني به وعلمي فيه وان بدل فلكل امرئ ما اكتسب والخير اردت ولا اعلم الغيب وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ٥ والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد فی ذکر وصیۃ ابی بکر جلد ۳ صفحہ ۱۹۹ و تاریخ الخلفاء مؤلفہ علامہ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطیؒ المتوفی ۹۱۱ھ) (طبری صفحہ ۲۱۳۸ تا ۲۱۳۹)

"یہ وصیت وہ ہے جو ابوبکرؓ بن ابو قحافہ نے اس دنیا سے رخصت اور آخرت کی زندگی میں داخل ہوتے وقت لکھوائی ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب بڑے سے بڑا کافر بھی ایمان لے آتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا شخص بھی سچ بولنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ میں اپنے بعد عمر بن الخطاب کو تمہارا خلیفہ نامزد کرتا ہوں۔ تم اس کے احکام کی کامل اطاعت کرو۔ میں نے حتی الامکان تم سے بھلائی کرنے میں کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہیں کیا۔ اگر عمر نے عدل و انصاف سے کام لیا تو مجھے اس سے بھی یہی امید ہے لیکن اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہوا تو ہر شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے برے اعمال کا جواب دہ ہوگا۔ بہرحال میں نے اپنی دانست میں تمہاری بھلائی ہی کی تدبیر کی ہے ورنہ غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ٥ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

جب آپ اس تحریر کے ابتدائی لفظ لکھوا چکے تو غش آگیا۔ حضرت عثمانؓ نے یہ دیکھ کر یہ الفاظ اپنی طرف سے لکھ دیئے "کہ میں عمر کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں"۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو حضرت عثمانؓ سے کہا "کیا لکھا تھا مجھ کو پڑھ کر سناؤ"۔ حضرت عثمانؓ نے پڑھا۔ بے ساختہ اللہ اکبر پکار اٹھے اور کہا "خدا تم کو جزائے خیر دے"۔ عہد نامہ لکھا جا چکا تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنے غلام کو دیا اور کہا کہ جا کر مجمع میں سنائے پھر خود بالاخانہ پر جا کر لوگوں سے جو نیچے تھے مخاطب ہوئے اور کہا کہ "میں نے اپنے بھائی بند کو خلیفہ نہیں مقرر کیا بلکہ عمر کو مقرر کیا ہے۔ کیا تم لوگ اس پر راضی ہو؟" سب نے سمعنا و اطعنا کہا پھر آپؓ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر نہایت مؤثر اور مفید نصیحتیں فرمائیں جو حضرت عمر فاروقؓ کے لئے دستور العمل کے طور پر تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ نے ۲۳ر جمادی الآخری ۱۳ھ ۲۲ر اگست ۶۳۲ء کو بعد غروب آفتاب وفات پائی۔ اُسی رات کو جنازے کی نماز کے بعد ثانی اثنین کو آپ کے محبوب پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ تدفین میں حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ بھی شامل تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کا سر مبارک رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متوازی رکھا گیا اور لحد سے لحد ملا دی گئی۔ حضرت عمرؓ فاروق اعظم نے خلیفہ اول کا آخری حق ادا کیا اور قبر سے نکل کر حضرت عائشہؓ کے گھر گئے۔ حاضرین کو سلام کیا اور بیٹھ گئے آدھی رات کے بعد اپنے گھر واپس آئے ساری رات فکر و اضطراب میں گزاری۔ دوسرے دن صبح اٹھ کر مسجد نبوی میں آئے اور لوگوں کو بیعت کے لئے آگے بڑھتے دیکھ کر آپ کی بے چینی قدرے کم ہوئی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے متفقہ طور پر آپ کی بیعت کی اور آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا خلیفہ یعنی جانشین تسلیم کیا۔ (مزید معلومات کے لئے احباب کرام تاریخ ابن خلدون جلد ۲ تاریخ الکامل جلد ۲ (طبری) اور دوسری کتب تاریخ کا مطالعہ فرمائیں)

حضرت عمر فاروقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا خلیفہ منتخب ہونے کے دس برس چھ مہینے اور چار دن خلافت کرنے کے بعد ۲۹ر ذی الحجہ ۲۳ھ ۳ر نومبر ۶۴۴ء کو نماز کی حالت میں فیروز نامی ایک غلام کے خنجر مارنے کے نتیجہ میں شہید ہوئے اور اپنے دونوں مقدس رفیقوں کے ساتھ ابدی نیند سو گئے۔ آپ کے عہدِ خلافت میں ایک ہزار چھتیس شہر فتح ہوئے اور سلطنتِ اسلامی میں شامل ہوئے جتنی عظمت و شوکت اور وسعت آپ کے عہد مبارک میں اسلام کو حاصل ہوئی وہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ آپ نے اسلامی عادلانہ نظام قائم کیا اور محتاجوں، بیواؤں، بے کسوں کے بیت المال سے وظائف مقرر فرمائے۔ خود سادہ زندگی بسر کی اور دوسرے مسلمانوں کو سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان عاشقانِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فرانکفورٹ میں جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد

(از مکرم منصور احمد خان صاحب مبلغ اسلام مقیم فرانکفورٹ)

۱۲ر ربیع الاول ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کا یوم پیدائش ہے۔ اس روز کی مناسبت سے فرانکفورٹ میں احمدیہ مسجد سے تعلق رکھنے والے جرمن غیر مسلموں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنے کے لئے جرمن زبان میں ایک جلسہ سیرۃ النبی کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر جہاں جرمن غیر مسلموں کو مدعو کیا گیا وہاں فرانکفورٹ اور گرد و نواح میں مقیم اسلامی ممالک سے آئے ہوئے ان مسلمانوں کو بھی دعوت دی گئی جو مسجد سے تعلق رکھتے ہیں۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ہمارے جرمن نو مسلم برادرم عبد اللہ واگس ہاؤزر نے کی جس کے بعد خاکسار نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور سیرۃ النبی کے اس جلسہ کا تعارف کروایا۔ ان تعارفی کلمات کے بعد تین مقررین مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب، مکرم شیخ ناصر احمد صاحب آف زیورک اور مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نے بالترتیب

- محمد صلے اللہ علیہ وسلم، خدا تعالیٰ سے ملانے کا واحد ذریعہ،
- محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سلامتی اور حقوق انسانی کے بارے میں
- محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے دور کے رسول اور راہنما کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

تقاریر کے بعد خاکسار نے حاضرین سے اس موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے بارے میں سوالات کی دعوت دی جس پر حاضرین نے بہت گرم جوشی سے حصہ لیا۔ یہ دلچسپ مجلس تین گھنٹے سے زائد جاری رہی اس میں پچاس سے زائد افراد نے شرکت کی جس میں سے تیس افراد جرمن غیر مسلم تھے اور کچھ ترکی و مشرقی [illegible] سے متعلقہ مسلمان افراد تھے۔

اجلاس کے بعد تمام حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی جس کے دوران انفرادی طور پر مختلف افراد سے متفرق موضوعات پر گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

(منصور احمد خان)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور
تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم خورشید اختر صاحب پھل فروش اقصیٰ روڈ ربوہ		۱۳٫۰۰ روپے
" برکت اللہ و بشارت احمد صاحبان منیاری فروش	"	۲۰٫۰۰ "
" افتخار احمد صاحب پھل فروش	ربوہ	۱۳٫۰۰ "
" عبد المجید صاحب کباب فروش	"	۱۱٫۰۰ "
" فیاض احمد صاحب کٹ پیس	"	۱۶٫۰۰ "
" محمد لطیف صاحب بٹ کلاتھ سٹور	انسی مارکیٹ ربوہ	۱۳٫۰۰ "
" محمد اسماعیل صاحب اختر سٹوڈیو	" " "	۲۴٫۰۰ "
" غلام یٰسین صاحب فوٹو گرافر	" " "	۱۵٫۰۰ "
" غلام دین صاحب کریانہ مرچنٹ	" " "	۲۴٫۰۰ "
" نصیر احمد صاحب مجدد البرق	" " "	۲۱٫۰۰ "
" نعمت اللہ صاحب نعمت جنرل سٹور	" " "	۲۶٫۰۰ "
" حمید احمد صاحب حمید ایجنسی	" " "	۳۵٫۰۰ "
" محمد اشرف صاحب کٹ پیس	" " "	۱۱٫۰۰ "
" ہارون احمد صاحب باجوہ الیکٹرک سٹور	اقصیٰ روڈ ربوہ	۱۷٫۰۰ "
" نصیر احمد صاحب نصرت کلاتھ سٹور	" "	۲۵٫۰۰ "
" راجہ محمد مرزا نعمان صاحب منیجر میڈیکل ہال	" "	۱۳٫۰۰ "
" سراج الدین صاحب عوامی کلاتھ سٹور	" "	۵۲٫۰۰ "
" منظور احمد صاحب پال ہیئر ڈریسر	" "	۲۰٫۰۰ "
" سید نعیم احمد صاحب شاہ میڈیکو	" "	۱۰۶٫۰۰ "
" نعیم احمد صاحب ناصر	" " "	۱۰٫۰۰ "
" عبد اللطیف صاحب لطیف جنرل سٹور	" "	۲۶٫۰۰ "
" بشیر احمد صاحب اطہر شوز سٹور	" "	۱۲٫۰۰ "
" نجابت الدین صاحب کراچی کلاتھ سٹور	" "	۵۴٫۰۰ "
" غلام ہادی صاحب پھل فروش	" "	۴۷٫۰۰ "
" ظہیر الدین صاحب سبزی فروش	" "	۱۶٫۰۰ "
" نور دین بٹ و شمشاد احمد صاحبان پھل فروش اقصیٰ روڈ ربوہ		۱۵٫۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکورہ بالا آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر تم دینی کاموں کے لئے اپنے اموال خرچ کرو گے تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سو دانے پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے گا...... اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی بھی جزائے نیک سے محروم نہیں رہتا۔"

اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے پیش نظر تحریک جدید کے مالی جہاد میں ہر مخلص کو پوری استطاعت کے ساتھ اور اوّلین موقعہ پر حصہ لینا چاہیئے۔ تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی غلبہ اسلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے چچا زاد بھائی مستری محمد ابراہیم صاحب آف پھیم کوٹ عرصہ دو سال سے شدید بیمار ہیں۔ علاج سے افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مستری غلام محمد دارالیمن ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کے اعلانات

سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

عنوان:۔ غزوہ احزاب۔ حجم:۔ دس ہزار الفاظ۔

نقد انعامات:۔ اوّل:۔ ۷۰۰/- روپے، دوم:۔ ۵۰۰/- روپے۔ سوم:۔ ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ:۔ ۳۱ر جولائی ۱۹۸۰ء۔

مطالعہ کتب

ماہ اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مقرر کی گئی ہے۔ خدام مطالعہ کریں۔

سالانہ امتحان خدام الاحمدیہ

۶ر جون بروز جمعۃ المبارک کو یاد رکھیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول موسم بہار کی چھٹیوں کے بعد ۱۲ر اپریل کو کھل رہا ہے۔

(۱) جو لڑکیاں ڈپلومہ حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ جلد از جلد اپریل کی ۳۰ تک داخلے لیں۔

(۲) جو بچیاں صرف سلائی کڑھائی سیکھنا چاہیں ان کے لئے داخلہ ہر وقت کھلا ہے۔ سلائی سیکھ کر اپنے روپیہ کی بچت کریں آپ کے لئے یہ بہترین موقع ہے۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

سپاس تعزیت

جیسا کہ اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ عاجز راقم کا لخت جگر عزیزم طاہر احمد خان ایم کام قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور دینی خدمات بجا لاتے ہوئے مورخہ ۸ر مارچ ۱۹۸۰ء کو مع دیگر دو خدام کار کے حادثہ میں شہید ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس عظیم سانحہ کے موقعہ پر احباب جماعت اور غیر از جماعت دوستوں نے جس گہری ہمدردی اور محبت کا سلوک کیا ہے اور ہمارے غم کو اپنا غم سمجھا ہے اس کے لئے ہم [illegible] ممنون ہیں۔ خصوصاً ہم اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے زیر بار ہیں جنہوں نے کمال شفقت سے خود نماز جنازہ پڑھائی۔ شہداء کی میتوں کو کندھا دیا۔ اپنے ہاتھ سے لحد میں اتارا اور پُرسوز لمبی دعا کرائی۔ نیز اس عاجز کے ساتھ تین بار مختلف مواقع پر تعزیت و ہمدردی فرما کر میرے غم بے پایاں کے بار کو ہلکا کیا۔ اسی طرح خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد خواتین و حضرات نے بھی گھر آ کر ہماری دلجوئی فرمائی اور جب تک ہم ربوہ اور لاہور میں رہے ہمدردی و دلجوئی کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا اور اب سرگودھا میں بھی یہ سلوک جاری ہے جس میں احمدی و غیر احمدی دونوں احباب شامل ہیں۔ علاوہ ازیں کئی ذیلی تنظیموں نے قراردادوں کے ذریعے نیز اندرون ملک اور بیرون ملک سے بیسیوں دوستوں اور خیر خواہوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعے بھی اس عاجز اور مرحوم کے اہل و عیال کے ساتھ تعزیت و ہمدردی کی ہے۔ اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

چونکہ میں اور عزیزم مرحوم کی والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ سب ہی تا حال اس صدمہ سے سخت نڈھال ہیں اس لئے فرداً فرداً تاروں اور خطوط کے جواب دینے سے قاصر ہیں۔ تاہم ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم طاہر احمد خان کے درجات بلند فرمائے۔ اس کے بیوی بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ اور ہمیں اس صدمہ جانکاہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(عبد السلام خان بھاگووی بھوڑی ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ ربوہ کا پہلا اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶ اپریل بروز ہفتہ مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا

(زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ)

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

— ۲۴ —

مکرم انجم شیخ صاحب	حلقہ دارالذکر	لاہور	۱۰/- روپے
" شیخ رفیق احمد صاحب آف لیبیا	"	"	۱۰/- "
مکرمہ رفعت سلطانہ صاحبہ	"	"	۱۰/- "
بچگان لطف المنان خان صاحب	"	"	۲۰/- "
مکرم محمد افضل صاحب چیمہ	حلقہ مزنگ	"	۱۰/- "
مکرمہ فرخندہ اختر صاحبہ	"	"	۲۵/- "
مکرم شیخ نعیم احمد صاحب	حلقہ سلطان پورہ	"	۱۰/- "
مکرمہ امۃ القیوم اہلیہ داؤد احمد صاحب	حلقہ بھاٹی گیٹ	"	۱۰/- "
مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب	"	"	۲۰/- "
" کلیم احمد سجاد صاحب ابن محمد سلیم صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ امۃ الجلیل صاحبہ	"	"	۱۰/- "
" امۃ المالک صاحبہ	"	"	۱۰/- "
" امۃ الجمیل صاحبہ	"	"	۱۰/- "
مکرم انعام اللہ شاکر صاحب ابن محمد صدیق صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ لیڈی ڈاکٹر امۃ اللطیف صاحبہ	"	"	۱۰۰/- "
مکرم شیخ سعید احمد صاحب	"	"	۲۰/- "
مکرمہ حبیبہ نجمہ صاحبہ دختر حبیب الرحمٰن صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرم محمود احمد صاحب ظفر	"	"	۱۰/- "
مکرم سردار نذیر احمد صاحب	حلقہ مغل پورہ	"	۴۰/- "
مکرم عبدالحمید صاحب	بھاٹی گیٹ	"	۱۰/- "
مکرم خلیفہ وسیم الدین صاحب	سمن آباد	"	۱۵/- "
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری امتیاز احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرم چوہدری منیر نواز صاحب	"	"	۴۰/- "
مکرمہ انور سلطانہ صاحبہ	"	"	۱۰/- "
مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب	"	"	۱۰۰/- "
مکرمہ بیگم فرزانہ تبسم شاہ صاحبہ	نیلا گنبد	"	۱۰۰/- "
مکرم شیخ مبارک احمد صاحب محمود	"	"	۱۰/- "
" قاضی عبدالرشید صاحب	"	"	۱۰/- "
" منیر حقانی صاحب	پرانی انارکلی	"	۳۰/- "
" چوہدری محمد ابراہیم صاحب	حلقہ مصری شاہ	"	۱۰/- "
مکرمہ زینب ماجد صاحبہ	رحمان پورہ	"	۵۰/- "
مکرم ڈاکٹر غلام نبی صاحب	"	"	۱۰/- "
" اظہر احمد صاحب ملک	"	"	۲۰/- "

(باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے برادر نسبتی مکرم سلطان محمود صاحب آف ۲۱۵ چندر کے ضلع فیصل آباد عرصہ تین ماہ سے بخار اور دیگر عوارض کے باعث بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالعزیز ایجنٹ الفضل مسجد احمدیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ)

(۲) خاکسار کی طبیعت چند دنوں سے خراب ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا کرے۔ آمین!

(لطف الرحمٰن خالد ۵/۹ دارالعلوم شرقی ربوہ)

(۳) خاکسار اپنی جائیداد کے قبضہ کے سلسلہ میں کوشاں ہے جس میں بعض رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر سے محفوظ فرما کر ہم لوگوں کو جلد از جلد باعزت طور پر ہمارے گھر میں آباد کرے۔ آمین!

(محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس بکسٹال لاہور)

(۴) ہماری مجلس کے ایک طفل عزیزم مقصود احمد طاہر ابن شریف احمد صاحب اپنے سکول میں ساتویں جماعت میں اول آئے ہیں۔ احباب سے عزیز کی مزید دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خلیل احمد یعقوب قائد مجلس حافظ آباد)

(۵) میں ان دنوں بعض مشکلات اور پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے تا اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے تمام مشکلات اور پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین!

(منظور احمد ناصر انسپکٹر بیت المال مسجد احمدیہ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ)

کراچی میں

حضرت حکیم نظام جان صاحبؒ کے فرزند اور جانشین

جناب حکیم عبدالحمید اعوان

۳ اپریل تا ۱۳ اپریل

مکان نمبر C-929 طارق روڈ P.E.C.H. سوسائٹی میں قیام کریں گے

ضرورت مند مریض اور مشورہ چاہنے والے ۸ بجے صبح تا ۱۱ بجے قبل دوپہر تک تشریف لا سکتے ہیں!

(منیجر مشہور دواخانہ گوجرانوالہ) ۱۹

هو الشافی

ASTHMA COURSE دمہ کورس

ASTHMA CURE	دمہ کیور	۱۵/-
ASTHMA RELIEF	دمہ ریلیف	۲۰/-
LUNGS TONIC	چھاتی ٹانک	۵/-
	ڈاک خرچ و پیکنگ	۵/-
	میزان	۴۵/-

تفصیلی لٹریچر ۲۵/- پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر منگوائیں

کیور ہومیو ڈلسن کمپنی (ڈاکٹر راہ ہومیو) رجسٹرڈ

(پاکستان) — لاہور — کراچی

ہیڈ آفس ربوہ - فون: ۶۰۷/۶۰۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶ - نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

پر تشریف لائیے

دفتر: ۶۰۲۲۰ / ۵۳۲۲۰ رہائش: ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن: ۱۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

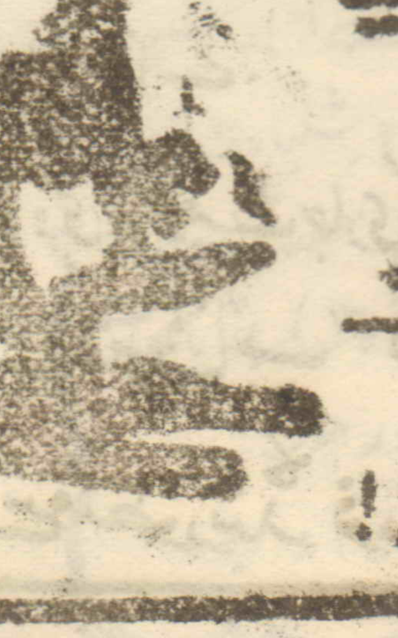

ہر قسم کا سامان سائنس و ایجوکیشن خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۲۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مجلس مشاورت کی مختصر روداد۔ بقیہ صفحہ اوّل)

قیمت ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے جماعتی تنظیموں کو اپنے اپنے طور پر کتب خریدنے کا ایک کلب بنا لینا چاہیئے۔ ہر ممبر اس کلب میں بالاقساط رقم ادا کرے۔ اس سے ان اقساط کا مطالبہ کرنے کے لئے کوئی جائیگا نہیں۔ وہ خود ہی ہر ماہ یہ قسط ادا کرتا رہے۔ جو روپیہ جمع ہو اس سے بنیادی کتب خریدی جائیں۔

یہ کام مقامی جماعت کی نگرانی میں ہو کچھ کتب قرض لے کر خریدی جائیں اور بالاقساط قیمت وصول کر لی جائے۔ یہ ضروری ہے کہ ساری تنظیمیں اس بات کا خیال رکھیں کہ ایک گھر میں ایک ہی رستہ سے کتاب جائے۔ مثلاً خدام الاحمدیہ اپنے ایک خادم کو تفسیر صغیر دے تو دوسری تنظیموں کو اس گھر میں تفسیر دینے کی ضرورت نہیں۔ سب تنظیموں میں کوآرڈینیشن ہونی چاہیئے۔ تفسیر صغیر کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر کی بعض جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ جلدیں بھی ترتیب وار ہر گھر میں پہنچنی ضروری ہیں۔ حضور نے فرمایا خدائی جلووں سے تعلق رکھنے والے جو علوم ہیں۔ ان کا حاصل کرنا ہر ایمان لانے والے کا فرض ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں یہ انقلاب انگیز اعلان فرمایا کہ جماعت کا ہر بچہ جو اس سال کسی امتحان میں کامیاب ہو وہ مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ ہر احمدی طالب علم جو ضلعی محکمہ تعلیم کا امتحان پرائمری (وظیفہ کا امتحان) پاس کرتا ہے اور اوپر کے تین سو طلباء میں اس کا نام آجاتا ہے وہ مجھے خط لکھے اور بتائے کہ میں اوپر کے تین سو طلباء میں آگیا ہوں تو میں اسے اپنے دستخطوں سے جواب بھیجوں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب کوئی دعائیہ فقرہ لکھ کر اور اپنے دستخط کر کے دوں گا۔ چاہے دس لاکھ بچہ کیوں نہ ہو۔

اسی طرح جو بچہ گورنمنٹ کا مڈل کا امتحان پاس کرتا ہے۔ اور اوپر کے ۳۰۰ طلباء میں آجاتا ہے۔ وہ بھی مجھے خط لکھے۔ تو میں اسے اپنے دستخطوں سے جواب بھی دوں گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب کوئی دعائیہ فقرہ لکھ کر اپنے دستخطوں سے اسے بطور انعام دوں گا۔

میٹرک کا امتحان جو بورڈ آف ایجوکیشن لیتا ہے۔ اس امتحان میں ہر بورڈ میں اوپر کے دو سو طلباء میں آجانے والے احمدی طالب علم کو اگر وہ مجھے خط لکھے تو میں اپنے دستخطوں سے نہ صرف اسے جواب دوں گا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی شائع شدہ پانچ جلدوں میں سے کوئی جلد میرے دستخطوں سے اس کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے اس کے پاس پہنچ جائے گی۔

پاکستان کے ہر بورڈ آف ایجوکیشن کے انٹرمیڈیٹ امتحان میں اوپر کے دو سو طلباء میں آجانے والے احمدی طالب علم سے بھی یہی پیار کا سلوک کیا جائیگا۔

یونیورسٹی کے پہلے امتحان (بی۔اے، بی۔ایس سی وغیرہ) میں اوپر کے دو سو طلباء میں آجانے والے طالب علم سے بھی یہی پیار کا سلوک ہوگا۔ یعنی اسے دعائیہ خط بھی ارسال کیا جائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر کی کوئی جلد میرے دستخطوں کے ساتھ اسے بھیجی جائے گی۔

ایم۔اے، ایم۔ایس سی (ہر مضمون میں) میڈیکل اور انجینئرنگ وغیرہ کے امتحانات میں اوپر کے بیس طلباء میں آنے والے طالب علم کو خط کے جواب کے علاوہ تفسیر صغیر یا انگریزی تفسیر القرآن (ملک غلام فرید صاحب والی) دستخط کر کے دعائیہ فقرہ کے ساتھ بھیجوں گا۔

یہ تو تعلیم کو عام کرنے کے لئے ہے۔ ذہین بچوں کی ہر قسم کی امداد ہم کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ اس بات کے ذمہ وار ہیں کہ جماعت کا ہر بچہ جو پہلی جماعت سے لے کر آخری جماعت تک کا امتحان دے۔ ایسا نہ رہے کہ اس نے۔ مجھے خط نہ لکھا ہو۔ کیونکہ اسی کی بناء پر ہم نے رجسٹر تیار کرنا ہے۔ یہ یاد رہے کہ ہر بچہ جو کوئی امتحان پاس کرتا ہے۔ اور وہ مجھے خط لکھتا ہے۔ میں اس کے لئے دعا ضرور کروں گا اور ایسے طلباء کو جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں خطوط کا جواب بھی دوں گا۔ اور انعام کے طور پر کتب بھی اپنے دستخطوں سے کوئی دعائیہ فقرہ لکھ کر بھیج دوں گا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا لیکن میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگلے دس سال میں جماعت کا سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک کا امتحان پاس کرنے سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ اگر آپ کوشش کر کے جماعت کے سارے بچوں کو میٹرک کرا دیں تو آپ کی دنیا میں بھی ایک انقلاب عظیم بپا ہوگا۔ جماعت کا ہر لڑکا کم از کم میٹرک پاس کرے۔ اور جماعت کی ہر لڑکی کم از کم مڈل کا امتحان پاس کرے۔ ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ چند سال میں جماعت کی ساری لڑکیوں کو بھی میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ سکیم صرف پاکستان ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لئے ہے۔ دوسرے ممالک کے لئے میں جائزہ لے کر کوئی فیصلہ کروں گا۔

(باقی)

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے منظور شدہ

داخلہ محدود نشستوں کے لئے جاری ہے

• ریفریجریشن اینڈ ائیرکنڈیشننگ

• الیکٹریشن

— کلاسنر ۱۵ اپریل سے شروع ہونگی —

امتیازی خصوصیات

• ادارہ ہذا پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کا ملحقہ ادارہ ہے۔
• پنجاب ٹیکنیکل بورڈ کے امتحانات میں ہمارے طلباء کوئی نہ کوئی بورڈ میں لگاتار پوزیشن حاصل کر رہے ہیں۔
• ادارہ کی لیبارٹری جدید نئے آلات۔ مشینری اور اوزاروں سے آراستہ ہے۔ اور پریکٹیکل کا مکمل انتظام ہے۔
• طلباء کو سفری سہولت کے لئے "بس کارڈ" بنوا کر دیئے جاتے ہیں۔
• ہر طالب علم کو انفرادی توجہ کے ساتھ پریکٹیکل کروایا جاتا ہے۔
• امتحان بورڈ خود لیتا ہے اور پاس شدہ طلباء کو وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر دار الرحمت شرقی "ب" ربوہ

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے منظور شدہ فون ۹۲

قرآن کریم سیکھنے کا آسان ذریعہ

بچوں کو قرآن کریم سکھانے کے لئے انہیں پہلے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پڑھ لینے کے بعد بچے جلد قرآن مجید ناظرہ پڑھنا سیکھ جائیں گے۔

انچارج مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

دو تجربہ کار لائسنس یافتہ

کار ڈرائیوروں کی ضرورت

ہے جو کار کی دیکھ بھال کا تجربہ بھی رکھتے ہوں۔

اس پتہ پر رابطہ قائم کریں

احمد اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز

انس مارکیٹ ربوہ

فون ۵۳۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴